صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اِختیاراتِ مصطفیٰ

21-November-2018

اجتماعِ میلاد (بارہویں شب) کا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ والاتبار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

یَاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَ مَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا

اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جلد نَجات پانے والا وہ شَخص ہو گا، جس نے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

1 ۔۔۔ فردوس الاخبار، ۴۷۱/۲، حدیث: ۸۲۱۰

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظیم رات!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! 1440 سنِ ہجری کے ماہِ ربیعُ الاول کی بہاریں ہیں، اللہ پاک نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشان فضائل و برکات والی مُقدّس رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں محبوبِ ربّ، سلطانِ عرب، رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، نبیِ محتشم، شاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، سراپا جُود و کرم، دافعِ رَنج واَلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی۔

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبد الحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بے شک سَرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جس رات پیدائش ہوئی وہ رات شبِ قدر سے بھی افضل ہے، کیونکہ جس رات تمام نبیوں کے سردار، محبوبِ ربِّ غفار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش ہوئی وہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے، جبکہ لَیْلَۃُ الْقَدْر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا

کردہ رات ہے اور جو رات سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کی وجہ سے محترم ہو جائے، وہ اُس رات سے زِیادہ شَرَف و عزّت والی ہے، جو فرشتوں کے اترنے کے سبب محترم ہے۔

(مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃ، ص۱۰۰)

جب کائنات میں کُفر و شرک اور وَحشت و بَربَرِیَّت کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ 12 رَبیعُ الاوّل کو مکّہ مکرّمہ میں حضرتِ سیِّدَتُنا آمِنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مکانِ رَحمت نشان سے ایک ایسا نور چمکا کہ جس نے سارے عالَم کو جگمگ جگمگ کر دیا۔ سِسکتی ہوئی انسانیّت کی آنکھ جن کی طرف لگی ہوئی تھی، وہ تاجدارِ رِسالت، شَہنشاہ نُبُوَّت، مَخزنِ جُودو سخاوت، پیکرِ عَظمت و شرافت، محسنِ انسانیّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام جہانوں کیلئے رَحمت بن کر دنیا میں جلوہ گر ہوئے۔

12 ربیعُ الاوّل کو اللہ پاک کے نور یعنی نور والے آقا، دنیا کو اپنے نور سے جگمگانے والے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کُفر و ظُلمت کے بادَل چھٹ گئے، شاہِ ایران "کِسریٰ" کے محَل پر زلزلہ آیا، چودہ کَنگُرے (یعنی وہ چھوٹے طاقچے جو قلعے کی دیواروں یا عالیشان عمارتوں میں خوبصورتی کے لئے بنائے جاتے ہیں) گر گئے۔ ایران کا جو آتَش کدہ (جہاں ہر وقت آگ جلتی ہے) ایک ہزار سال سے شُعلہ زَن (شعلے نکالتا) تھا وہ بُجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا، کعبے کو وَجد آگیا (یعنی وہ جُھومنے لگا)۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج کی اِس عظیم نورانی رات میں حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے گلشن کے مہکتے پھول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت کا مبارک ذِکر کرکے اپنے دامن کو رحمتوں اور برکتوں سے بھرنے کی کوشش کریں گی۔ آج کے بیان میں ہم یہ بھی سُنیں گی کہ اللہ پاک نے، ہمارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیا کیا اِختیارات عطا فرمائے، حکومتِ مُصْطَفٰے

کیسی شان والی ہے، توجہ کے ساتھ سُنیں گی، سمجھیں گی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِس نورانی رات کی خوب برکتیں و رحمتیں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِختیاراتِ مُصْطَفٰے

دو عالَم کے مالک و مُختار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بُنیاد ہے: جب قیامت کا دن ہو گا تو لوگ اِکھٹّے ہو کر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عَرْض کریں گے کہ آپ اپنے رَبّ کریم کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں، لیکن تم حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دامن پکڑو، کیونکہ وہ اللہ پاک کے خلیل (سچے دوست) ہیں تو وہ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں، لیکن تم حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ اللہ پاک کے کَلِیْم ہیں تو وہ حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں لیکن تم حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں جاؤ کہ وہ روحُ اللہ اور کَلِمَۃُ اللہ ہیں، تو لوگ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں ہوں، لیکن تم حضرت سَیِّدُنا محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں چلے جاؤ، وہ میرے پاس آئیں گے تو میں فرماؤں گا کہ میں ہی تو شفاعت کرنے کے لئے ہوں۔ پھر میں اپنے رَبِّ کریم سے اِجازت طَلَب کروں گا، تو مجھے اِجازت ملے گی اور اللہ پاک میرے دل میں ایسی حَمْدیں ڈالے گا کہ جو ابھی میرے علم میں حاضر نہیں۔ میں اُن حَمْدوں سے حَمْد کروں گا اور رَبّ کریم کی بارگاہ میں سجدے میں گر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد! اپنا سر اُٹھائیے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شَفاعت

کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یا رَبِّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے رَبّ کریم! میری اُمّت، میری اُمّت۔ تو فرمایا جائے گا: جائیے! اور اپنی اُمّت میں سے ہر اس شخص کو (جہنّم سے) نکال لیجئے جس کے دل میں جَو کے برابر بھی ایمان ہو۔ میں جاؤں گا اور اُنہیں نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا اور اُنہی حَمدوں سے رَبّ کریم کی حَمد کروں گا، پھر دوبارہ رَبّ کریم کی بارگاہ میں سجدے میں گِر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد! اپنا سر اٹھائیے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کِیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یا رَبِّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے رَبِّ کریم! میری اُمّت، میری اُمّت۔ کہا جائے گا: جائیے اور اپنی اُمّت کے ہر اُس شخص کو نکال لائیے کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایسوں کو نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا تو رَبّ کریم کی اُنہی حَمدوں سے ثنا کروں گا، پھر اُس کی بارگاہ میں سجدے میں گِر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد! اپنا سر اٹھائیے، کہئے سُنی جائے گی، مانگئے عطا کِیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یا رَبِّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے رَبّ کریم! میری اُمّت، میری اُمّت۔ اللہ پاک فرمائے گا: جائیے اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم تر ایمان ہو، اُسے بھی آگ سے نکال لیجئے، چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔

(بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب یوم القیمة...الخ، ۴/۵۷۷، حدیث: ۷۵۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ہم بذاتِ خُود رَبّ کریم کی حَمد نہیں کرسکتے، جب تک کہ ہم کو حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نہ سکھائیں، ہماری حَمد

حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سکھانے سے ہے اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی حمد ربّ کریم کے سکھانے سے اور ربّ (کریم) کی جیسی حمد، حضورِ اَنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کی ہے اور کریں گے، مخلوق میں کسی نے ایسی حمد نہ کی۔ اسی لئے آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام احمد ہے (یعنی بہت زیادہ حمد و تعریف بیان کرنے والا۔ مزید فرماتے ہیں کہ) اُس سجدہ میں حضورِ اَنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ربّ (کریم) کی بے مثال حمد کریں گے اور مقامِ محمود پر ربّ کریم، حضورِ اَنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ایسی حمد کرے گا جو کوئی نہ کرسکا ہو گا، اِس لئے حضورِ اَنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام "محمد" ہے (یعنی جس کی بہت زیادہ حمد و تعریف بیان کی گئی)۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گنہگاروں کو نکالنے کیلئے دوزخ میں تشریف لے جائیں گے، جس سے پتہ لگا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہم گنہگاروں کی خاطر اَدنٰی (یعنی معمولی) جگہ پر تشریف لے جائیں گے۔ اگر آج میلاد شریف یا مَجْلِسِ ذِکْر میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تشریف لائیں، تو اُن کے کرم سے بعید (یعنی ناممکن) نہیں، اِس سے اُن کی شان نہیں گھٹتی، ہماری اور ہمارے گھروں کی شان بڑھ جاتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ! آپ نے سنا کہ اللہ پاک نے ہمارے آقا و مولیٰ، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسی شان و شوکت کا مالک بنایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر اِخْتیارات سے نوازا ہے کہ قیامت کے دن جب کہ سُورج سَوا مِیْل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، تانبے کی تپتی زمین پر ننگے پاؤں کھڑا کر دیا جائے گا، انسان اپنے بہن بھائیوں، ماں باپ اور بیوی بچّوں سے بھاگتا پھر رہا ہو گا، اُس دن ہر کسی کو اپنی ہی پڑی

1... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۴۱۷ تا ۴۱۹ ملتقطاً

ہوگی جبکہ گنہگار اپنے پسینے میں ڈُبکیاں کھارہے ہوں گے، ایسے مشکل دن میں رحیم و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گنہگار اُمَّت کو عذابِ دوزخ سے بچانے کے لئے بے چین ہوں گے اور اللہ پاک کی بارگاہِ عالی میں مُسَلْسَل شفاعتِ اُمَّت کی اِجازت طَلَب فرمائیں گے، پھر اللہ پاک اپنے محبوب رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شفاعت کا اِختیار عطا فرمائے گا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ پاک کی عطا سے اپنے اُمَّتیوں کی شفاعت کرکے اُنہیں جہنّم سے نکال کر داخلِ جنّت فرمائیں گے۔

گناہگار پہ جب لُطف آپ کا ہو گا   کیا بغیر کیا بے کیا، کیا ہو گا
خُدا کا لُطف ہوا ہوگا دستگیر ضرور   جو گِرتے گِرتے تِرا نام لے لیا ہو گا
عزیز بچّہ کو ماں جس طرح تلاش کرے   خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا
میں اُن کے دَر کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے   حسنؔ فقیر کا جنّت میں بِستَرا ہو گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ساری کائنات کا خالق و مالک اللہ پاک ہے اور سب اُس کے محتاج ہیں، کوئی چیز بھی اُس کے قبضہ و اِختیار سے باہر نہیں، مگر اس نے اپنے فضل و کرم سے مخلوق میں سے اپنے خاص بندوں مثلاً انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام و اَولیائے عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کو بھی مختلف اِختیارات و کمالات سے نوازا ہے۔ اِس بات کو یوں سمجھئے کہ جو جس مرتبے کا مالک تھا، اُسے اُسی کے مُطابق اِختیارات عطا کئے گئے ہیں۔ بلا شُبہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام وہ قابلِ اِحترام اور مُقدَّس ہستیاں ہیں کہ جن کا مقام مخلوق میں سب سے بُلند و بالا ہے، لہٰذا اُن کو عطا کردہ معجزات، کمالات اور اِختیارات بھی دیگر مخلوق سے افضل و اَعلیٰ ہوتے ہیں، پھر اُن میں بھی تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جو مرتبہ و مقام حاصل ہے، وہ کسی مُسلمان سے ڈھکا چُھپا نہیں، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات، دِیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اِختیارات سے زائد ہیں۔

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں انبیاء تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جسے ہے اُس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی
سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے اَندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی کئی مقامات پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! اِختیاراتِ مُصْطَفٰے پر مشتمل چند آیاتِ مُبارَکہ سنتی ہیں، چُنانچہ

پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 65 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾

(پ۵، النسآء: ۶۵)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو اے حبیب! تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اوراچھی طرح دل سے مان لیں۔

پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ کی آیت نمبر 29 میں ارشادِ خداوندی ہے:

قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ (پ۱۰، التوبة:۲۹)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ان میں سے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی آخرت کے دن پر اور نہ وہ ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے۔

پارہ 28 سُوْرَۃُ الْحَشْر کی آیت نمبر 7 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ-وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ (پ۲۸، الحشر:۷)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں، اُس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 36 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْؕ (پ۲۲، الاحزاب:۳۶)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کسی مسلمان مرد اور عورت کیلئے یہ نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرمادیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار باقی رہے۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری ہر مُعاملے میں واجب ہے اور نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے مُقابلے میں کوئی اپنی ذات کا بھی خود مُختار نہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . خزائنُ العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ:۳۶بتغیر

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سنا کہ خالقِ کائنات نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسے کیسے اِخْتیارات سے نوازا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے مُعاملات میں بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حاکم و مُختار بنا کر مُسلمانوں پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کو لازِم قرار دے دِیا۔ یوں ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس بات کا بھی اِخْتیار دے دِیا کہ جسے چاہیں، جو چاہیں حکم فرمادیں اور جس چیز سے چاہیں، جب چاہیں، منع فرمادیں، چُنانچہ

صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ (پاک) کے نائبِ مُطْلَق ہیں، تمام جہان، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تحتِ تَصَرُّف (یعنی اِختیار میں) کر دِیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا مَحْکُوم (یعنی حکم کا پابند) ہے اور وہ اپنے رَبّ (پاک) کے سِوا کسی کے مَحْکُوم (یعنی حکم کا پابند) نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں، جو اُنہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت (یعنی سنّت کی مِٹھاس) سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی مِلک (یعنی ملکیت) ہے، تمام جنّت اُن کی جاگیر ہے، مَلَکُوْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض (یعنی آسمان و زمین کی سَلْطَنَتیں) حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زیرِ فرمان، جنّت و نار (دوزخ) کی کُنْجِیاں (چابیاں) دستِ اَقْدَس (آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھوں) میں دے دی گئیں، رِزْق و خیر (بھلائی) اور ہر قِسم کی عطائیں، حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی کے دربار سے تَقْسِیْم ہوتی ہیں، دُنیا و آخرت، حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی عطا کا ایک حِصّہ ہے۔ شریعت کے اَحْکام حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قبضے میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض

چاہیں مُعاف فرمادیں۔(بہار شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۷۹ تا ۸۵ بتغیر)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! اِس ضمن میں اِختیاراتِ مُصطفٰے کے چند واقعات سنئے، چنانچہ

فرضیّتِ حج میں اِختیارِ مُصطفٰے

جب اللہ پاک نے اپنے بندوں پر حج فرض فرمایا اور رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خُطبہ میں حج کی فَرْضِیَّت کا اِعْلان کرتے ہوئے فرمایا: اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللہُ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا یعنی اے لوگو! اللہ پاک نے تم پر حج کو فرض فرمادِیا ہے، لہٰذا حج کیا کرو۔ تو ایک صحابیِ رسول (حضرت سَیِّدُنا اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے عَرْض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ 3 مرتبہ اُنہوں نے یہی سوال کیا، مگر ہر مرتبہ رسولوں کے سالار، نبیِ مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خاموشی ہی اِختیار فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ اگر میں نے "ہاں" کہہ دِیا ہوتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہوجاتا۔ (مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرۃ فی العمر، ص ۶۹۸، حدیث: ۱۳۳۷)

یاد رہے! حج زندگی میں ایک بار ہی فرض ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ جب صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہر سال حج فرض ہونے کے بارے میں سُوال کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بَلْ مَرَّۃً وَاحِدَۃً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ یعنی حج ایک ہی مرتبہ (فرض) ہے، جو ایک سے زائد کرے گا وہ نفلی ہو گا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! حُضورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت، اِخْتیارات اور فکرِ اُمَّت کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ ہر سال حج فرض کر دینے کا اِخْتیار ہونے کے باوُجود اُمَّت کو مشقّت سے بچانے کے

---

1 … مستدرک، کتاب التفسیر، فرضیۃ الحج فی العمر مرۃ واحدۃ، ۲/ ۱۱، حدیث: ۳۲۱۰

لئے ”ہاں“ فرما کر ہر سال حج کو فرض نہ فرمایا، البتہ اپنے اِختیار کا واضح طور پر اِظہار فرمادِیا کہ اگر میں ”ہاں“ کہہ دیتا تو ہر سال ہی حج کرنا فرض ہو جاتا۔ یاد رہے! یہ کوئی پہلا موقع نہ تھا بلکہ بہت سے مواقع پر سرکارِ نامدار، اُمَّت کے غمخوار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم گُناہ گاروں کی مَشَقَّت و دُشواری کا لحاظ کرتے ہوئے شرعی مسائل میں ہماری آسانیوں کا خاص خیال فرمایا۔ آیئے! اِس ضمن میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُود مُختاری اور اُمَّت کے حق میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خیر خواہی کے بارے میں تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور جُھومئے:

1. ارشاد فرمایا: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْهِمُ السِّوَاكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَیْهِمُ الْوُضُوْءَ اگر مجھے اپنی اُمَّت کی دُشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ضرور اُن پر مِسواک کو اُسی طرح فرض کر دیتا، جس طرح میں نے اُن پر وضو فرض کیا ہے۔[2]

2. ارشاد فرمایا: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِهٖ اگر مجھے اپنی اُمَّت کی مَشَقَّت کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو تہائی یا آدھی رات تک مؤخَّر کرنے کا ضرور حکم دیتا۔[3]

3. ارشاد فرمایا: وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِیْفِ وَسُقْمُ السَّقِیْمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ اگر بوڑھوں کی کمزوری اور مریضوں کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو اِس نماز (یعنی نمازِ عشاء) کو آدھی رات تک ضرور مؤخَّر

2…مسند احمد، مسند الفضل بن عباس، ۱/۴۵۹، حدیث: ۱۸۳۵

3…ترمذی، کتاب الصلوة، باب ماجاء فی تاخیر صلوة العشاء الاخرة، ۱/۲۱۴، حدیث: ۱۶۷

کر دیتا۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا! حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اگر چاہتے تو عشاء کی نماز کے وقت میں تبدیلی فرمادیتے کہ تہائی یا نصف رات سے پہلے نمازِ عشاء پڑھنا جائز ہی نہ ہوتا اور اسی طرح وضو میں مِسواک کو فرض فرمادیتے کہ بغیر مِسواک نماز ہی نہ ہوتی۔[2] مگر اُمَّت کی آسانی کی وجہ سے ایسا نہ فرمایا۔

یاد رہے! مِسواک شریف ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بہت ہی پیاری سُنّت ہے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مَروِی ہے: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَہُ بَدَاَ بِالسِّوَاكِ یعنی نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب بھی مکانِ عالیشان میں تشریف لاتے، سب سے پہلے مِسواک ہی کیا کرتے تھے۔[3]

حَرَم شریف کی گھاس کاٹنا حلال فرمادِیا

فتحِ مکہ کے موقع پر سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حَرَمِ مکّہ کی گھاس وغیرہ کاٹنے کی حُرمَت (حرام ہونے کو) بیان کرنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گُزارِش پر اپنے خاص اِختیارات کا اِستعمال کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ضرورتوں کی وجہ سے حَرَم

1...ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب وقت العشاء الآخرۃ، ۱/ ۱۸۵، حدیث: ۴۲۲
2...مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۸۰ ماخوذا
3...مسلم، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ص ۱۵۲، حدیث: ۲۵۳

شریف سے اِذخِر نامی گھاس کاٹنے کو حلال و جائز قرار دِیا، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے

نبیِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ حَرَّمَ مَکَّۃَ بے شک اللہ پاک نے مکّے شریف کو حَرَم (عزت واحترام والا) بنایا ہے، لہٰذا نہ یہاں کی گھاس اُکھیڑی جائے اور نہ ہی یہاں کا درخت کاٹا جائے (کہ یہ سب کام حَرَمِ مکّہ میں حرام وممنوع ہیں)۔ اِس پر حضرتِ سَیِّدُنا عباس بن عبد المُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُیُوْتِنَا سِوائے اِذْخِر گھاس کے کیونکہ وہ ہمارے سُناروں اور ہمارے گھر کی چھتوں کے لئے بہت کام آتی ہے، چُنانچہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِلَّا الْاِذْخِرَ سِوائے اِذْخِر گھاس کے (یعنی اِذخِر گھاس کی تمہیں اِجازت ہے۔) (بخاری، کتاب البیوع، باب ماقیل فی الصواغ... الخ، ۲/۱۶، حدیث: ۲۰۹۰)

سُبْحٰنَ اللہ! ذرا غور کیجئے! حَرَم شریف کی گھاس وغیرہ کاٹنے کے حرام ہونے کے بارے میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانی واضح طور پر سُن لینے کے باوجود حضرت سَیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے جلیلُ القدر صحابی، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِذْخِر گھاس کو جائز قرار دینے کی فرمائش کر رہے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَعَاذَاللہ کوئی عام انسان یا اپنے جیسا بشر نہ سمجھتے تھے، بلکہ اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے حرام و حلال کے اَحْکامات میں تبدیلی کا مکمل اِختیار دِیا ہے اور پھر خُود نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی یہ نہ فرمایا کہ مجھے اِس کا اِختیار نہیں بلکہ اپنے اِختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اِذْخِر گھاس کو حلال و جائز قرار دے کر گویا اُن کے اِس عقیدے پر اپنی مُہرِ تصدیق لگا دی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اِختیاراتِ مُصطفےٰ کے اب تک بیان کئے گئے تمام واقعات، اُن چیزوں یا احکامات کے بارے میں ہیں، جن میں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اِختیارات سے کسی فرق کے بغیر اپنی اُمَّت کے تمام افراد کیلئے آسانی عطا فرمائی۔ اب پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات کی وہ شان بھی مُلاحظہ کیجئے کہ کوئی چیز جو ساری اُمَّت کے لئے تو فرض و واجب ہو کہ اگر کوئی چھوڑدے تو گُناہ گار ہو گا، مگر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خصوصی اِختیارات سے ایک یا چند ایک افراد کو اُس فرض و واجب کے چھوڑنے کی اِجازت عطا فرمادی، یونہی کوئی چیز جو ساری اُمَّت کے لئے تو حرام و ناجائز ہو کہ اگر کوئی کرے تو گُناہ گار ہو، مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی خاص فرد یا مخصوص افراد کے لئے اُس حرام و ناجائز چیز کو حلال و جائز فرمادِیا۔ آیئے! اس ضمن میں بھی اِختیاراتِ مُصطفےٰ کے چند ایمان افروز واقعات سنتی ہیں:

سزا کو انعام میں بدل دِیا

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اَقْدَس میں حاضر ہوکر عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: کس چیز نے تمہیں ہلاکت میں ڈال دِیا؟ عرض کی: میں رَمَضان میں اپنی عورت سے صُحبت کر بیٹھا۔ فرمایا: کیا غلام آزاد کرسکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا لگاتار دو(2) مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو ؟ عَرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا ساٹھ(60) مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ اتنے میں خدمتِ اَقْدَس میں کھجور لائے گئے، حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (اُس شخص سے) فرمایا: اِنہیں خَیْرات کر دو۔ عَرض کی: کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر خَیْرات کروں؟ حالانکہ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ وَقَالَ اِذْھَبْ فَاَطْعِمْہُ اَھْلَکَ یعنی رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ بات سُن کر ہنسے، یہاں تک کہ دندانِ مُبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا: جاؤ یہ کھجوریں اپنے گھر والوں کو کِھلا دو (سمجھو کہ تمہارا کَفّارہ ادا ہوگیا)۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رَضَوِیّہ میں اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد مدینے کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت و شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسلمانو! گُناہ کا ایسا کَفّارہ کسی نے بھی نہ سُنا ہوگا (کہ روزہ توڑنے پر) سَوا دو مَن خُرمے (کھجوریں)، بارگاہِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عطا ہوتے ہیں کہ خود کھالو، کَفّارہ ہوگیا۔ وَاللّٰہ! یہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو اِنْعام سے بدل دے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر (یعنی کبیرہ گناہوں) کو حَسَنات (یعنی نیکیوں میں تبدیل) کردیتی ہے جب تو اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ نے گُناہگاروں، خطاواروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ﴾ (پ۵، النساء: ۶۴) گُناہگار تیرے دربار میں حاضر ہوکر مُعافی چاہیں اور تُو شفاعت فرمائے تو خُدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۵۳۱ ملخصاً و ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گواہی کے مُعاملے میں اِختیارِ مُصْطَفٰے

---

1 … مسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع... الخ، ص ۵۶۰، حدیث: ۱۱۱۱

اللہ پاک نے آپس کے لَین دَین کے مُعاملات میں دو(2) مَردوں کو گواہ بنانے کا حکم دیتے ہوئے پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 282 میں ارشاد فرمایا:

وَ اسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْۚ ترجمہ کنزُالعِرفان: اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ بنالو۔

(پ۳، البقرۃ: ۲۸۲)

معلوم ہوا! کسی بھی معاملے میں اکیلے مرد کی گواہی شرعاً قبول نہیں، یہی اللہ پاک کا حکم ہے جو تمام مُسلمانوں کیلئے ہے، مگر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی مرضی مُبارک سے حضرت سَیِّدُنا خُزَیْمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اِس حکمِ عام سے آزاد قرار دیتے ہوئے کسی بھی مُعاملے میں اِن کی اکیلے کی گواہی کو دومَردوں کی گواہی کے برابر کر دِیا اور ارشاد فرمایا: مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ اَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَهُوَ حَسْبُهُ یعنی خُزَیْمَہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کسی کے حق میں گواہی دیں یا کسی کے خلاف گواہی دیں، اِن کی اکیلے کی گواہی کافی ہے۔ (سنن کبری، کتاب الشھادات، باب الامر بالاشھاد، ۱۰/۲۴۶، حدیث: ۲۰۵۱۶) (یعنی اِن کے گواہی دے دینے کے بعد گواہی کا نِصاب پورا کرنے کے لئے کسی دوسرے گواہ کی ضرورت نہیں)۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِدّت کے حکم میں اِختیارِ نبوی

اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے اور وہ حامِلہ نہ ہو تو اُس کی عدّت اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں چار(4) ماہ دس(10) دن بیان فرمائی ہے، جیسا کہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 234 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تم میں سے جو مر جائیں اور بیویاں چھوڑیں تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن اپنے آپ کو

اَشۡهُرٍ وَّعَشۡرًا ۚ (پ ۲، البقرۃ: ۲۳۴) رو کے رہیں۔

صدرُ الافاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حامِلہ کی عدّت تو وَضعِ حَمل ہے (یعنی بچّہ جنتے ہی عِدّت ختم ہو جائے گی) جیسا کہ سورۂ طلاق میں مذکور (ذکر کیا گیا) ہے، یہاں غیرِ حامِلہ کا بیان ہے، جس کا شوہر مر جائے ،اُس کی عدّت چار (4) ماہ دس (10) روز ہے۔ اِس مُدّت میں نہ وہ نکاح کرے، نہ اپنا مسکن (یعنی شوہر کا گھر) چھوڑے، نہ بے عُذر تیل لگائے، نہ خوشبو لگائے، نہ سِنگار کرے، نہ رنگین اور ریشمی کپڑے پہنے نہ مہندی لگائے، نہ جدید (نئے) نکاح کی بات چیت کُھل کر کرے۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ آیت اور اُس کی تفسیر کی روشنی میں واضح طور پر معلوم ہوا! اگر غیرِ حامِلہ عورت کا شوہر فوت ہو جائے، تو اُس کی عِدّت چار (4) ماہ دس (10) دن ہے۔ آیئے! اب اِس مُعاملے میں بھی سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِختیار مُلاحظہ کیجئے، جیسا کہ

حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حق میں چار (4) ماہ دس (10) دن کی مُدّتِ عِدّت میں کمی فرما کر اُنہیں صرف تین (3) دن تک سوگ مَنانے کا حکم ارشاد فرمایا چُنانچہ

حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: جب (میرے شوہرِ اوّل) حضرت سیِّدُنا جعفر طیّار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شہید ہوئے، سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: تَسَلَّبِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ اصْنَعِیْ مَا شِئْتِ یعنی 3 دن سِنگار (یعنی زینت) سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔[1]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نبیِ کریم رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات کے ضِمن میں اِس حدیثِ پاک کو نَقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں:

1 ...سنن الکبری، کتاب العدد، باب الاحداد، ۷/ ۷۲۰، حدیث: ۱۵۵۲۳

یہاں حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو اِس حکمِ عام سے اِستِثنا(یعنی الگ) فرمادِیا کہ عورت کو شوہر پر چار(4) مہینے دس(10) دن سوگ واجب ہے۔[1]

جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اُسے دیں گے
کریم ہیں یہ خزانے لُٹانے آئے ہیں
اِنہیں خدا نے کیا اپنے مُلک کا مالک
اِنہیں کے قبضے میں ربّ کے خزانے آئے ہیں
سُنو گے لا نہ زبانِ کریم سے نوریؔ
یہ فیض و جُود کے دریا بہانے آئے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک شَخْص، سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرْض کی: میں آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر ایمان لانا چاہتا ہوں، مگر میں شراب نوشی، بدکاری ، چوری اور جُھوٹ کا عادی ہوں اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اِن چیزوں کو حرام کہتے ہیں، میں (ایک دَم ہی) اِن تمام گُناہوں کو تو نہیں چھوڑ سکتا، البتّہ اگر آپ اِس بات پر راضی ہو جائیں کہ میں اِن میں سے صرف کسی ایک بُرائی کو چھوڑ دوں، تو میں آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر ایمان لانے کو تیّار ہوں۔ سُلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم جُھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ اُس نے اِس بات کو قبول کر لیا اور مُسلمان ہو گیا، جب وہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۵۲۹/۳۰

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گیا تو اُس کو شراب پیش کی گئی، اُس نے سوچا کہ اگر میں نے شراب پی لی اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے شراب پینے کے مُتَعلِّق پوچھا اور میں نے جُھوٹ بول دِیا تو وعدہ خلافی ہو گی اور اگر میں نے سچ بولا تو آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مجھ پر حد (یعنی شرعی سزا) قائم کر دیں گے، لہٰذا اُس نے شراب کو چھوڑ دِیا، پھر اُسے بدکاری کرنے کا موقع مُیسَّر آیا تو اُس کے دل میں پھر یہی خیال آیا، لہٰذا اُس نے اِس گُناہ کو بھی چھوڑ دِیا اِسی طرح چوری کا مُعاملہ ہوا، پھر وہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرض کرنے لگا: یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے بہت اچھا کیا کہ مجھے جھوٹ بولنے سے روک دِیا اور اِس نے مجھ پر تمام گُناہوں کی دروازے بند کر دیئے، اِس کے بعد وہ شَخْص تمام گُناہوں سے تائب ہو گیا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اِخْتیاراتِ مُصْطفٰے کے بارے میں بیان کئے گئے اِن تمام واقعات سے اچھی طرح اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللّٰہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسا عظیمُ الشّان مقام عطا فرمایا ہے کہ شریعت کے اَحکام کو مُقرّر کر دینے کے بعد اُن اَحکامات کے مکمل اِخْتیارات، نبیوں کے تاجُور، اَفْضَلُ الْبَشَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سونپ دیئے جیسا کہ مشہور محدث حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحیح اور مُختار مذہب یہی ہے کہ اَحکام، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سِپُرد ہیں، جس پر جو چاہیں حکم کریں، ایک کام ایک پر حرام کرتے ہیں اور دوسرے پر مُباح (یعنی جائز فرما دیتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں:) اللّٰہ پاک نے شریعت مُقرّر کر کے ساری کی ساری، اپنے

2...تفسیر کبیر، پ ۱۱، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۹، ۶/۱۶۷-۱۶۸

رسول و محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دی (کہ اس میں جس طرح چاہیں تبدیلی و اضافہ فرمائیں)[1] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیگر فضائل و کمالات پر کامل یقین و ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات پر بھی ایمان لائیں اور اِس قسم کے خیالات کو اپنے ذہنوں میں ہرگز جگہ نہ دیں کہ جس چیز کو قرآنِ کریم میں حلال بیان کِیا گیا ہے صرف وہی حلال اور جس چیز کو قرآنِ کریم میں حرام بیان کِیا گیا، صرف وہی حرام ہے بلکہ یہ ایمان ہونا چاہئے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احادیث بھی کسی چیز کو حلال و حرام قرار دینے میں قرآنِ کریم ہی کی طرح دلیل ہیں جیسا کہ خود نبیِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اِختیارات پر اعتراضات کرنے والے بدنصیبوں کو خبردار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھے اور میری احادیث میں سے کوئی حدیث بیان کرنے کے بعد یہ کہے کہ ہمارے تمہارے درمیان اللہ پاک کی کتاب قرآن موجود ہے، ہمیں اِس میں جو چیز حلال ملے گی، صرف اُسی کو حلال اور اس میں چیز حرام ملے گی، صرف اُسی کو حرام جانیں گے۔ (پھر فرمایا:) اَلَا وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ یعنی خبردار! جس چیز کو اللہ پاک کا رسول حرام کردے وہ بھی اللہ پاک کی طرف سے حرام کردہ کی طرح حرام ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رہے! اللہ پاک نے دُنیا میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000) پیغمبر بھیجے اور اُنہیں طرح طرح کے معجزات اور بے مِثال اِختیارات سے مُشَرَّف فرمایا، مثلاً حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو مُردے

1...مدارج النبوۃ، ۱۸۳/۲

2...ابنِ ماجہ، کتاب السنة، باب تعظیم حدیث رسول اللّٰہ...الخ، ۱/ ۱٦، حدیث: ۱۲

زندہ کرنے، کوڑھ (ایک مرض جو خون کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے) اور بَرَص (سفید داغ) کی بیماری دُور کرنے کے اِختیارات و معجزات عطا فرمائے، حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو جِنّوں اور ہواؤں پر حکومت کرنے اور تین (3) مِیل سے چیونٹی کی آواز سننے وغیرہ جیسے اِختیارات عطا فرمائے اور جب اللہ پاک نے شاہِ بنی آدم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسول بنا کر بھیجا تو چونکہ آپ اوّلین و آخرین کے سردار بنائے گئے ہیں، لہٰذا اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو پچھلے انبیا و رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام سے بڑھ کر فضائل و کمالات و اِختیارات کا مالک بنایا، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاند سُورج پر بھی اِختیار عطا فرمایا ۔چُنانچہ

نُور کا کِھلونا

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"نُور کا کِھلونا"** کے صفحہ نمبر 6 پر لکھتے ہیں:

حضرت سَیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رسولِ اکرم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کی: **یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے تو آپ کی نُبوّت کی نشانیوں نے آپ کے دِین میں داخِل ہونے کی دعوت دی تھی، میں نے دیکھا کہ آپ (بچپن میں) جُھولے میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی اُنگلی سے اُس کی جانب اشارہ کرتے تو جس طرف آپ اِشارہ فرماتے، چاند اُس جانب جُھک جاتا۔** حُضور پُر نور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا، وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور جب چاند عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تو اُس وقت میں اُس کی تَسبِیح کرنے کی آواز سُنا کرتا تھا۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ڈُوبا سورج پلٹ آیا

خیبر کے قریب مقامِ صہبا میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نمازِ عصر پڑھ کر حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گود میں اپنا سرِ اَقدس رکھ کر سو گئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی نازل ہونے لگی۔ حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرِ اَقدس کو اپنی آغوش میں لئے بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ سورج غُروب ہو گیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نمازِ عصر قضا ہو گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دُعا فرمائی کہ یااللہ پاک! یقیناً علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت (فرمانبرداری) میں (مصروف) تھے، لہٰذا تُو سُورج کو واپس لوٹا دے تاکہ علی نمازِ عصر اَدا کر لیں۔ حضرت سَیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ڈُوبا ہوا سورج پلٹ آیا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور زمین کے اوپر ہر طرف دُھوپ پھیل گئی۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! میلادِ مُصطفےٰ کی کچھ حَسِین گھڑیوں کا ذِکر سنتی ہیں کہ جب میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں تشریف آوری ہوئی، تاریخ کیا تھی؟ دن کیا تھا؟ کیا حالات تھے؟ آیئے! سُنیے، ایمان تازہ کیجئے۔

ماہِ ربیع الاوّل کی 12 تاریخ اور دِن پیر ہے، حضرتِ سیدنا عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے داداجان حرم شریف میں آ گئے ہیں، حضرتِ سَیِّدَتُنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا گھر میں اکیلی ہیں، کیونکہ ساس اور شوہر کا سایہ پہلے ہی اُٹھ چکا تھا، سُسر طوافِ خانۂ کعبہ میں مشغول

---

1 . . . سیرتِ مصطفیٰ، ص ۲۲۷ ملخصاً

ہیں، خیال کیا کہ کاش! اِس وقت خاندانِ عبدِ مناف کی کچھ عورتیں میرے پاس ہوتیں، اچانک کیا دیکھتی ہیں نہایت حسینہ و جمیلہ عورتوں سے گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُن سے پوچھا: ”بیبیو تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور کیوں آئی ہو؟“ اُن میں سے ایک بولیں، ”میں اُمُّ البشر (یعنی) تمام انسانوں کی ماں زوجۂ آدم، حوّا ہوں“ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا، دوسری بولیں، ”میں فرعون کی بیوی آسیہ ہوں“ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا، تیسری بولیں، ”میں عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ مریم ہوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اور باقی تمام عورتیں جنت کی حوریں ہیں، آج کونین کے دُولہا، دوجہاں کے داتا، فقیروں کے حاجت روا مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد آمد ہے، اِن کے استقبال اور آپ کی خدمت کے لیے ہم آئی ہیں۔ اے آمنہ! دروازے کے باہر نظر ڈالو چاروں طرف دور دور تک فرشتوں کے میلے لگے ہوئے ہیں، گھر میں حوریں اور مکانِ عالیشان میں فرشتے حاضر ہیں، جن کی قطاریں آسمان تک ہیں“۔

پیارے نبی، میٹھے نبی، اچھے نبی، سچے نبی، آمنہ کے آنکھوں کے تارے نبی، دائی حلیمہ کے دُلارے نبی، بے سہاروں کے سہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ختنہ شدہ، ناف بُرِیدہ (سرمہ لگی ہوئیں) آنکھوں کے ساتھ تشریف لائے۔ ہر قسم کی آلائش (گندگی) سے پاک بلکہ آلائشوں (گندگیوں) سے پاک کرنے کے لیے تشریف لائے۔ غیب سے آواز آنے لگی: ربِّ کعبہ کی قسم! کعبہ کو عزت مل گئی۔ ہوشیار ہو جاؤ! کعبہ کو ان کا قبلہ و مَسْکَن (رہنے کی جگہ) ٹھہرا دیا گیا ہے۔

مُصطفےٰ جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی ربّ کریم کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ مبارک اُنگلیاں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ جنّتی پھولوں سے بڑھ کر حسین ہونٹ حرکت کر رہے تھے اور آواز آرہی تھی، رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، ولادتِ مُصْطَفٰے کے موقع پر 3 جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں، ایک مغرب

میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر۔

حضرتِ سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں:وِلادتِ مُصطَفٰے کے وقت ایسا نور چمکا کہ مشارق و مغارب روشن ہوگئے اور میں نے مکے سے شام کے محلات واضح طور پر دیکھ لیے۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا، کاش!اُس سجدے کے صدقے میں ہمیں سجدوں کی توفیق نصیب ہو جائے اور ہم پانچوں نمازیں پڑھنے کی عادی بن جائیں۔یاد رکھئے!ہر مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا دائرۂ اسلام سے خارج ہے،چاہے اُس کا نام اور دیگر کام مسلمانوں والے ہوں۔جو بدنصیب ایک وقت کی نماز بھی جان بوجھ کر قضاء کر دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کی خوشی میں جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبے کی چھت پر جھنڈا نصب کیا۔

اِنْ شَآءَ اللہ!ہم بھی اپنے گھروں پر فیضانِ گنبدِ خضریٰ اور فیضانِ گنبدِ غوث و رضا سے مالا مال مدنی پرچم نصب کریں گی اور اِنْ شَآءَ اللہ 12 ربیع الاول کا روزہ بھی رکھیں گی کہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے اور جب بارگاہِ رسالت میں پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا:"اسی دِن میری ولادت ہوئی اور اسی دِن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی"۔تو اِنْ شَآءَ اللہ ہم بھی روزہ رکھیں گی.

بارہویں تاریخ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج بارہویں شب ہے اور 12 کے عدد سے ہم کو پیار ہے۔

اسی بارہویں تاریخ کی پیاری پیاری نسبت سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے بارہ ہفتہ وار اجتماعات میں اوّل تا آخر شرکت اور اپنے ساتھ انفرادی کوشش کرکے دو دو اسلامی بہنوں کو ساتھ لانے کی نیت کیجئے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، آج کی اِس مبارک رات کی عظیم گھڑیوں میں نیک اعمال کی اچھی اچھی نیّتیں کرلیجئے، فرض علوم سیکھنے، روز فکرِ مدینہ کرنے کی نیّتیں کرلیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد